أوقاف الراجحي
AL RAJHI ENDOWMENT
Teach Me Islam Program Series

GIFT
NOT FOR SALE

اسباب مغفرت کا تذکرۃ

تالیف

فضیلۃ الشیخ عبداللہ بن جاراللہ بن ابراہیم الجاراللہ رحمہ اللہ

Urdu

Printed on account of
Saleh Abdulaziz Al Rajhi Endowment Management
(May God bestow mercy on him ,his offspring and all Moslems)

ARABIAN PRINTING & PUBLISHING HOUSE www.rajhiawqaf.org

اللغة الأوردو Urdu

أوقاف الراجحي
AL RAJHI ENDOWMENT
سلسلة برنامج علمني الإسلام

التذكرة بأسباب المغفرة

تأليف فضيلة الشيخ

عبد الله بن جار الله بن إبراهيم الجار الله (رحمه الله)

أوردو

يوزع مجاناً ولا يباع

طبع على نفقة

إدارة أوقاف صالح عبد العزيز الراجحي

(غفر الله له ولوالديه ولذريته ولجميع المسلمين)

www.rajhiawqaf.org

اللغة الأوردو Urdu

التذكرة بأسباب المغفرة

تأليف

عبد الله بن جار الله بن ابراهيم الجار الله

اسباب مغفرت کا تذکرة

ترجمة

قسم الجاليات بالمكتب

طبع ونشر

المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات الروضة

ح المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات بالروضة ، ١٤٢٩هـ

فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر

الجار الله ، عبد الله جار الله

التذكرة بأسباب المغفرة / عبد الله جار الله الجار الله –

الرياض : ١٤٢٩ هـ

٤٤ ص ؛ ١٢ × ١٧ سم

ردمك : ١ – ٩ – ٩٥٣٩ – ٩٩٦٠ – ٩٧٨

(النص باللغة الأوردية)

١ – الوعظ والإرشاد ٢ – الاستغفار أ – العنوان

ديوي ٢١٣ ١٤٢٩ / ٢٢٧٤

رقم الايداع : ١٤٢٩ / ٢٢٧٤

ردمك : ١ – ٩ – ٩٥٣٩ – ٩٩٦٠ – ٩٧٨

بسم الله الرحمن الرحيم

محتویاتِ کتاب

☆اسبابِ مغفرت کا تذکرۃ

☆اسبابِ مغفرت کی مثالیں

☆عذاب کے اسباب

☆رمضان المبارک میں مغفرت کے اسباب

محتوی الکتاب

☆التذكرة بأسباب المغفرة

☆الأمثلة على أسباب المغفرة

☆أسباب العذاب

☆أسباب المغفرة فی رمضان المبارک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں جو توبہ کرنے والے کی توبہ قبول فرماتا ہے اور مغفرت طلب کرنے والے کو بخش دیتا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبودِ حق نہیں ہے وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔

اسی نے توبہ واستغفار کا حکم دیا اسے قبول کرنے کا وعدہ بھی کیا اور وہ رب العالمین وعدہ کی خلاف ورزی نہیں کرتا ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں توبہ کرنے والوں اور استغفار کرنے والوں کے امام اور ان کے قدوہ ہیں اللہ کی رحمتیں اور اس کی سلامتی ہو ان پر ان کے تمام آل واصحاب پر جو علم وعمل توبہ واستغفار میں روزِ قیامت تک ان کے منہج پر چلنے والے ہیں۔

امابعدٗ یاد رکھیے کہ ذنوب ومعاصی کے اس دنیا' قبر اور آخرت میں خطرناک اثرات ونتائج ہیں۔ اور اس دلدل سے ایمانِ صادق عمل صالح جو خالص للہ تعالی اور سنتِ رسول کے موافق ہو توبہ نصوح جو ترکِ معاصی ماضی پر ندامت مستقبل میں اس گناہ کی طرف نہ لوٹنے کا عزم وارادہ ہو ان کے علاوہ اس سے کوئی دوسرا نجات نہیں دے سکتا۔ مزید شب وروز بکثرت استغفار پڑھی جائے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ﴿وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِمَنْ تَابَ وَءَ آمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَىٰ﴾ ''ہاں بیشک میں اسے بخش دینے والا ہوں جو توبہ

کریں ایمان لائیں نیک عمل کریں اورراہِ راست پر بھی رہیں۔'' (طہٰ/۸۲)
یعنی وہ اسی پر گامزن رہا اب بات رہی ذکر الٰہی اور دعا کی تو اللہ تعالیٰ کو جو شخص یاد کرتا ہے
اللہ تعالیٰ اسے یاد کرتا ہے اور جو اسے پکارتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی پکار کو سنتا ہے اور جو اس
سے مغفرت طلب کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بخش دیتا ہے اور جو توبہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی
توبہ قبول کرتا ہے وہ توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے ہر آدمی گنہگار ہے اور بہترین
گنہگار توبہ کرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَمَنْ يَعمَلْ سُوءً ا أَو يَظْلِمْ نَفْسَه'
ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللهَ يَجِدِ اللهَ غَفُوراً رَحِيْماً﴾ ''جو شخص برائی کرے یا اپنی جان پر ظلم کرے
پھر اللہ سے استغفار کرے تو وہ اللہ کو بخشنے والا' مہربانی کرنے والا پائے گا۔'' (النساء/۱۱۰)
اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی اور رسول موسیٰ علیہ السلام کے متعلق فرمایا: ﴿قَالَ رَبِّ إِنِّى ظَلَمْتُ
نَفْسِى فَاغْفِرْلِى فَغَفَرَ لَه' إِنَّه' هُوَ الْغَفُورُ الرَحِيْمُ﴾ ''پھر (موسیٰ) دعا کرنے لگے کہ
اے پروردگار! میں نے خود اپنے اوپر ظلم کیا' تو مجھے معاف فرمادے' اللہ تعالیٰ نے اسے بخش
دیا' وہ بخشش اور بہت مہربانی کرنے والا ہے'' (القصص/۱۶) اللہ تعالیٰ نے یہ خبر دی ہے کہ
ملائکہ علیہم السلام تائبین حق کے متبعین یعنی علم نافع کے حاملین اور عمل صالح کے فاعلین کے
لئے دعاء استغفار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے ارشاد فرمایا: ﴿الَّذِيْنَ
يَحْمِلُونَ العَرْشَ وَمَنْ حَولَه' يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَغْفِرُونَ
لِلَّذِيْنَ ءَامَنُوارَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شِيْءٍ رَّحْمَةً وَ عِلْماً فَاغْفِرْلِلَّذِيْنَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا

سَبِيْلَكَ وَ قِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ﴾ ''عرش کے اٹھانے والے اور اس کے آس پاس کے (فرشتے) اپنے رب کی تسبیح حمد کے ساتھ ساتھ کرتے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ایمان والوں کے لئے استغفار کرتے ہیں' کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! تو نے ہر چیز کو اپنی بخشش اور علم سے گھیر رکھا ہے' پس تو انہیں بخش دے جو توبہ کریں اور تیری راہ کی پیروی کریں اور تو انہیں دوزخ کے عذاب سے بھی بچالے'' (غافر/۷) اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ﴿وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ ﴾ ''اللہ ان کو عذاب نہ دے گا اس حالت میں کہ وہ استغفار بھی کرتے ہوں'' (الأنفال/۳۳) اور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ رات کو دست مغفرت پھیلاتا ہے تاکہ دن میں گناہ کرنے والا توبہ کرلے اور دن کو دستِ مغفرت پھیلاتا ہے تاکہ رات میں گناہ کرنے والا توبہ کرلے یہاں تک کہ مغرب سے سورج طلوع نہ ہونے لگے۔ (مسلم) اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم لوگ گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ تمہارا خاتمہ کردے گا اور ایسی قوم لائے گا جو قوم گناہ کریگی اور اللہ تعالیٰ سے توبہ واستغفار کریگی پھر اللہ تعالیٰ اسے بخش دے گا۔ (مسلم)

لہذا اپنے رب کی رحمت کے طلبگاروں اور اس کے عذاب سے ڈرنے والے مسلمانوں کو چاہئے کہ رات کے اندھیرے اور دن کے اجالے میں توبہ استغفار کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا لیں امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کا توبہ قبول فرمائے' انہیں بخش دے اور ان پر رحمتوں کی بارش

برسائے،مسلمان بھائیوں کیلئے خیرخواہر اور نیکی وتقوی اورحق کی وصیت پر تعاون اور وصیت کے اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے میں نے اس کتابچہ میں جو مجھے میسر ہوسکا اسباب مغفرت کو جمع کرنے کی کوشش کی ہے اوراس کا نام (اسباب مغفرت کی یاددہانی) رکھی ہے۔نصیحت مسلمانوں کوفائدہ پہچاتی ہے یہ کتابچہ قرآن وحدیث اور محققین علماءکرام کے اقوال پرمبنی ہے۔اللہ تعالیٰ سے دست بدعا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب سے مسلمانوں کو فائدہ پہنچائے مجھے میرے والدین اورتمام مسلمانوں کواپنی رحمت سے بخش دے وہ بڑی رحمت والا ہے وصلى الله على نبينا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين.

مؤلف تاريخ ١١/٦/١٤١١هـ

اسباب مغفرت کی چند مثالیں

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ﴿وَإِنِّی لَغَفَّارٌ لِمَنْ تَابَ وَءَامَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَىٰ﴾ ''ہاں بیشک میں اسے بخش دینے والا ہوں جوتوبہ کریں ایمان لائیں نیک عمل کریں اور راہِ راست پر بھی رہیں۔'' (طہٰ ۸۲)

اللہ تبارک تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں مغفرت کے چار اسباب ذکر کئے ہیں:

۱-تمام گناہ معاصی سے ہمہ وقت توبہ خالص کرنا۔اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔﴿وتُوبُوا إِلَى اللهِ جَمیعاً أَيُّهَ الْمؤمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ ''اے مسلمانو! تم سب کے سب اللہ کی جناب میں توبہ کرو شاید تمہیں کامیابی حاصل ہوجائے'' (النور/۳۱) یعنی اگر تم نے سچے دل سے توبہ کرلی تو فلاح و کامیابی اور دنیا وآخرت کی سعادت تمہارا مقدر ہے اللہ تعالی کا مزید فرمان ہے۔﴿يٰأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللهِ تَوبَةً نَّصُوحاً عَسَى رَبُّكُمْ أَن يُّكَفِّرَ عَنْكُمُ سيِّآتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنُ تَحْتِهَا الأَنْهَارُ﴾ ''اے ایمان والو! تم اللہ کے سامنے سچی خالص توبہ کرو قریب ہے کہ تمہارا رب تمہارے گناہ دور کردے اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں'' (التحریم/۸)

گناہوں کی معافی اور جنت میں داخلہ ایسی چیز ہے جسے نفس چاہتی ہے اور جس سے آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں یہ چیزیں انہیں حاصل ہونگی جو اللہ تعالیٰ کے حضور خالص اور سچی توبہ کرتا ہے بایں طور کہ توبہ کرنے والا واجبات کو بجالاتا ہے اور محرمات سے پرہیز کرتا ہے

اور ماضی میں جو گناہ و معاصی اس سے سرزد ہو گئے ہیں اس پر وہ شرمندہ ہوتا ہے اور مستقبل میں ایسی حرکتیں دوبارہ نہ کرنے کا عزم مصمم کرتا ہے تو یہ توبہ اس کے گناہوں کو مٹا دیتی ہے اور اللہ کی رحمت سے اپنے سچے اور خالص توبہ کے سبب جنت میں داخل ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَالَّذِينَ عَمِلُوا السيّئاَتِ ثُمَّ تَابُوا مِنْ بَعْدِهَاوَ آمَنُوااِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾ ''اور جن لوگوں نے گناہ کے کام کئے پھر وہ ان کے بعد توبہ کر لیں اور ایمان لے آئیں تو تمہارا رب اس توبہ کے بعد گناہ معاف کر دینے والا' رحمت کرنے والا ہے'' (الأعراف/۱۵۳) اللہ تعالیٰ کا مزید فرمان ہے: ﴿وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُوا عَنِ السَّيِّئَاتِ وَيَعْلَمُ مَاتَفْعَلُونَ﴾ ''وہی ہے جو اپنے بندہ کی توبہ قبول فرماتا ہے اور گناہوں سے درگزرا اور جو کچھ تم کر رہے ہو سب جانتا ہے''

(الشوری/۲۵) اس معنی کی آیات بہت زیادہ ہیں اور معروف بھی ہیں۔

۲- مغفرت کے اسباب میں سے سب سے عظیم سبب اللہ رب العالمین پر سچا ایمان لانا ہے مزید برآں ایمان لانا ہے اس کے امر و نہی پر اس کے وعد و وعید پر اور اس کے ثواب و عقاب پر ایمان لانا ہے اللہ کے معزز و نیک فرشتوں پر کہ وہ اللہ تعالیٰ کے انعام یافتہ بندے ہیں حکم الٰہی سے روگردانی نہیں کرتے اور جو کچھ انہیں حکم دیا جاتا ہے اسے کر گزرتے ہیں وہ شب و روز اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے ہیں تھکتے نہیں ہیں اور ایمان لانا ہے اللہ تعالیٰ کے رسولوں پر' اللہ تعالی کی طرف سے نازل شدہ کتابوں پر جو کتابیں

لوگوں کی ہدایت کیلئے اور انہیں تاریکیوں سے نکال کر نور و روشنی میں لانے کیلئے نازل ہوئیں ان کتابوں میں سرِ فہرست قرآنِ کریم ہے جو آسمانی کتابوں میں سب سے افضل ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَإِنَّهُ لَكِتَابٌ عَزِيزٌ ☆ لَّا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ تَنْزِيلٌ مِنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ﴾ ''یہ بڑی باوقعت کتاب ہے۔ جس کے پاس باطل پھٹک بھی نہیں سکتا نہ اس کے آگے سے نہ اس کے پیچھے سے، یہ ہے نازل کردہ حکمتوں والے خوبیوں والے اللہ کی طرف سے'' (حٰم السجدۃ/۴۲) نیز اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَ هُدًى وَرَحْمَةً وَ بُشْرَىٰ لِلْمُسْلِمِينَ﴾ ''اور ہم نے تجھ پر یہ کتاب نازل فرمائی ہے جس میں ہر چیز کا شافی بیان ہے اور ہدایت اور رحمت اور خوشخبری ہے مسلمانوں کے لئے (النحل/۸۹) اللہ تعالیٰ کا مزید فرمان ہے: ﴿قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَ كِتٰبٌ مُّبِينٌ ☆ يَهْدِي بِهِ اللهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهُ سُبُلَ السَّلٰمِ وَ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِهِ وَيَهْدِيهِمْ إِلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ﴾ ''تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور اور واضح کتاب آچکی ہے، جس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ انہیں جو رضائے رب کے درپے ہوں سلامتی کی راہیں بتلاتا ہے اور اپنی توفیق سے اندھیروں سے نکال کر نور کی طرف لاتا ہے اور راہ راست کی طرف ان کی رہبری کرتا ہے'' (المائدہ/۱۵،۱۶) اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ شِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ

لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴾ اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک ایسی چیز آئی ہے جو نصیحت ہے اور دلوں میں جو روگ ہیں ان کے لئے شفا ہے اور رہنمائی کرنے والی ہے اور رحمت ہے ایمان والوں کے لئے'' (یونس/ ۵۷)

اجمالی اور تفصیلی طور پر ایمان لانا ہے اللہ کے رسولوں پر اور ان انبیاء و رسل میں ہم خاتم الرسل محمد ﷺ پر ایمان لائیں جنہیں اللہ رب العالمین نے تمام دنیا والوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے اور ان کی امت کو خیر الأمم قرار دیا ہے اور ان پر نازل شدہ کتاب قرانِ کریم کو سب سے افضل کتاب شمار کیا ہے اور ان کی شریعت سب سے افضل' آسان اعلی شریعت ہے۔ اللہ رب العالمین نے ان کیلئے اور ان کی امت کیلئے ان کے دین کو مکمل کیا اور اس سے راضی ہو گیا اس دین کو نازل کر کے ان پر نعمت تمام کر دی اس عظیم نعمت پر اللہ تعالیٰ ہی کیلئے حمد و شکر اور تعریف ہے۔

ایمان لانا ہے بعث بعد الموت' جزاء' حساب' ثواب' عقاب' حوض' میزان' صراط' جنت اور جہنم پر' اور یہ کہ یہ دونوں نیکو کاروں کیلئے دار ثواب ہیں اور بد کرداروں کے لئے دار عقاب اچھی' بری تقدیر پر ایمان لانا جو کچھ اللہ تعالیٰ نے چاہا ہو گیا اور جو اللہ تعالیٰ نے نہیں چاہا نہیں ہوا اور جس چیز میں انسان درستگی کو پہنچ گیا اسے کوئی خطا نہیں کر سکتا اور جس میں خطا کر گیا اسے کوئی درستگی کو نہیں پہنچا سکتا۔ نبی علیہ الصلاۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص یہ چاہتا ہے کہ آگ سے دور کر دیا جائے اور جنت میں داخل کر دیا جائے تو چاہئے کہ اس کی

موت آئے اس حال میں آئے کہ وہ اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو جو چیز وہ خود پسند کرتا ہے وہی چیز دوسروں کو عطا کرے" (مسلم)

۳۔مغفرت کے عظیم اسباب میں سے نیک اور صالح عمل ہے،عمل صالح سے مراد یہ اعمال ہیں نماز،صدقہ،روزہ،حج،تلاوت قرآن پاک،ذکر الٰہی،دعا،استغفار،امر بالمعروف اور نہی عن المنکر،مال و جان سے راہِ الٰہی میں جہاد،والدین کے ساتھ حسن سلوک،صلہ رحمی اور پڑوسیوں کے ساتھ بھلائی وغیرہ جیسے وہ اعمال جو اللہ کیلئے خالص نبی کریم ﷺ کی سنت کے مطابق ہوں مراد ہیں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:﴿ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِيمِ ☆ خٰلِدِيْنَ فِيهَا وَعْدَاللهِ حَقًّا وَ هُوَالعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴾ "بیشک جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور کام بھی نیک (مطابق سنت) کیئے ان کے لئے نعمتوں والی جنتیں ہیں،جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔اللہ کا سچا وعدہ ہے وہ بہت بڑی عزت وغلبہ والا اور کامل حکمت والا ہے" (لقمان/ ۸،۹) اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:﴿إِنَّ الَّذِيْنَ ءَامَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوسِ نُزُلًا ☆ خَالِدِيْنَ فِيهَا لَا يَبْغُونَ عَنْهَا حِوَلًا﴾ "جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے کام بھی اچھے کیئے یقیناً ان کے لئے الفردوس کے باغات کی مہمانی ہے،جہاں وہ ہمیشہ رہا کریں گے جس جگہ کو بدلنے کا کبھی بھی ان کا ارادہ ہی نہ ہوگا" (الکہف/ ۱۰۷،۱۰۸) قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے پچاس سے زیادہ آیتوں میں ایمان کے ساتھ عمل صالح کو ذکر کیا ہے اور دونوں کے ثمرات بتائے ہیں

دنیاوآخرت میں سعادت اور نیک بختی اور دنیاوآخرت کی بدبختی سے سلامتی۔

۴-ایمان صادق اور عمل صالح اور سچے توبہ پر ہیشگی برتنا یعنی زندگی بھر موت کے آخری لمحہ تک اس پر باقی رہنا اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:﴿وَاعۡبُدۡ رَبَّكَ حَتّٰی يَأۡتِيَكَ الۡيَقِيۡنُ﴾ ''اور اپنے رب کی اطاعت کرتے رہیں یہاں تک کہ آپ کو موت آجائے'' (الحجر/۹۹) یعنی موت کے آخری لمحات تک۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:﴿إِنَّ الَّذِيۡنَ قَالُوۡا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسۡتَقَامُوۡا فَلَاخَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَاهُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ ☆أُوۡلَٓئِكَ أَصۡحٰبُ الۡجَنَّةِ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَاجَزَآءً بِمَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ﴾ ''بیشک جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر جمے رہے تو ان پر نہ تو کوئی خوف ہوگا اور نہ غمگین ہوں گے، یہ تو اہل جنت ہیں جو سدا اسی میں رہیں گے، ان اعمال کے بدلے جو وہ کیا کرتے تھے'' (الأحقاف/۱۳، ۱۴)

ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے ابواب خیر کے جامع وصیت کی درخواست کی اور کہا اے اللہ کے رسول ﷺ اسلام کا ایک ایسا جامع قول بیان کیجئے کہ پھر اس کے بارے میں کسی اور سے سوال نہ کروں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یہ کہہ دو میں اللہ پر ایمان لایا اور اس پر قائم رہو۔ اور ایک روایت میں ہے کہ کہو میرا رب اللہ ہے پھر اس پر قائم رہو'' (مسلم)

استقامت کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کی اطاعت وفرمانبرداری پر جمے رہنا اس میں تمام واجبات کو کرنا اور سب کے سب محرمات کو ترک کردینا شامل ہے نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

" استقيموا ولن تحصوا واعلموا أن خير أعمالكم الصلاة و لا يحافظ على الوضوء الا مؤمن " ترجمہ"استقامت اختیار کرواور اسے شمار نہ کرو یہ جان لو کہ تمہارا بہترین عمل نماز ہے اور وضو کی حفاظت مؤمن ہی کرتا ہے"(اس حدیث کو امام احمد اور دیگر محدثین نے روایت کیا ہے اور امام سیوطی نے اس حدیث کے صحیح ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے۔)

خلاصہ کلام یہ ہے کہ مغفرت کے تمام اسباب ان چار اسباب میں محصور ہیں۔ایمان صادق،عمل صالح، سچا اور خالص توبہ اور ان باتوں پر ہمیشہ قائم رہنا اس لئے کہ توبہ نصوح تمام (گناہوں) کو مٹا دیتا ہے اور ایمان اور اسلام ماقبل کے تمام گناہوں کو ڈھا دیتا ہے اور نیک اعمال یعنی جو نیکیاں ہیں وہ بدیوں کو مٹا دیتی ہیں ہدایت کے راستہ پر چلنا یہ ہے کہ جس نے علم سیکھا وہ جان گیا دین سکھانا اس کی دعوت دینا اس پر عمل کرنا اور اس پر صبر کرنا یہ سب گناہوں کا کفارہ ہے اور مغفرت ورحمت اور رضاء الٰہی کا سبب ہے یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عنایت کرتا ہے اور اللہ تعالی ہی عظیم فضل والا ہے (تفسیر ابن سعدی دیکھئے جلد نمبر ۵ صفحہ نمبر ۸۸ طبعہ اولی)

عذاب کے اسباب

اللہ تعالی کا فرمان ہے: ﴿إِنَّا قَدْ أُوحِيَ إِلَيْنَا أَنَّ الْعَذَابَ عَلَى مَنْ كَذَّبَ وَتَوَلَّى﴾ "ہماری طرف وحی کی گئی ہے کہ جو جھٹلائے اور روگردانی کرے اس کے لئے عذاب ہے"

(سورہ طہ/۴۰) اللہ تبارک تعالی نے بعض کفار کے حق میں یہ ارشاد فرمایا: ﴿فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلَّى ☆ وَلَكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلَّى﴾ اس نے نہ تو تصدیق کی نہ نماز ادا کی بلکہ جھٹلایا اور روگردانی کی'' (القیامۃ/۳۱'۳۲) خلاصہ کلام یہ کہ عذاب کے اسباب ان دو اسباب میں محصور ہیں اور وہ دونوں یہ ہیں ایک قلب کا اللہ اور اس کے رسول کی خبر جھٹلانا اور دوسرا جسم و بدن کا اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت سے اعراض کرنا اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے ﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ ''سنو جو لوگ حکم رسول کی مخالفت کرتے ہیں انہیں ڈرتے رہنا چاہیئے کہ کہیں ان پر کوئی زبردست آفت نہ آپڑے یا انہیں دردناک عذاب نہ پہنچے'' (النور/۶۳)

اے میرے اللہ ہم رحمت واجب کردینے والی اور تیرے مغفرت کے اسباب اور رشد و ہدایت کے کاموں پر عزم مصمم اور ہر نیکی کا حصول اور ہر گناہ سے سلامتی' جنت کی کامیابی اور آگ سے آزادی کا تجھ سے سوال کرتے ہیں اے خود زندہ رہنے والے اور دوسروں کو زندہ رکھنے والے اے عزت واکرام والے وصلی اللہ علی محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم۔

نوٹ۔

بہت سارے جاہلوں نے اللہ تعالی کی مغفرت' رحمت اور اس کے کرم پر بھروسہ کرلیا ہے بنابریں اس کے احکامات ونواہی کو پس پشت ڈال دیا ہے اور وہ لوگ یہ بھول

گئے کہ اللہ تعالی شدید العقاب ہے اور مجرم قوموں سے اللہ تعالی کے عذاب کو کوئی نہیں ٹال سکتا

سب سے زیادہ دھوکہ میں وہ شخص ہے جو دنیا اور اس کی چمک دمک سے دھوکہ کھا گیا لہذا دنیا کو آخرت پر ترجیح دے دیا اور آخرت کے بدلے دنیا سے راضی ہو گیا اور یہ شیطان کی سب سے بڑی چال اور دھوکہ ہے۔

یہ جان لینا ضروری ہے کہ جو شخص بھی کسی چیز کی آرزو کرتا ہے اس کی آرزو میں تین چیزوں کا پایا جانا ضروری ہے۔

نمبر ایک: جس چیز کی وہ آرزو کرتا ہے اس کی محبت کا پایا جانا۔

نمبر دو: جس چیز کی وہ آرزو کرتا ہے اسکے چھوٹ جانے کا خوف ۔

نمبر تین: حسب امکان اس کے حصول کی کوشش کرنا۔

لیکن صرف رجاء وامید جس میں مذکورہ تینوں چیزیں موجود نہ ہوں تو یہ رجاء وامید صرف آرزوؤں اور تمناؤں کے قبیل سے ہے۔

لہذا اللہ تبارک وتعالی سے حسن ظن اسباب نجات کی نیت کرنے کے بعد ہوتی ہے اللہ تعالی کا فرمان ہے:۔

﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللهِ أُولَئِكَ يَرجُونَ رَحمَتَ اللهِ وَ اللهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾ "البتہ ایمان لانے والے، ہجرت کرنے والے، اللہ کی

راہ میں جہاد کرنے والے ہی رحمت الٰہی کے امیدوار ہیں اللہ تعالی بہت بخشنے والا اور بہت مہربانی کرنے والا ہے ۔(البقرۃ / ۲۱۸) دیکھئے کس طرح آرزو کے مقابلہ میں ایمان' ہجرت اور جہاد کو مقدم رکھا گیا ہے اللہ تعالی کا یہ بھی فرمان ہے: ﴿اِنَّ رَحْمَتَ الله قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحسِنِينَ﴾ بیشک اللہ تعالی کی رحمت نیک کام کرنے والوں کے نزدیک ہے (الأعراف/ ٥٦) یعنی اللہ تعالی کی عبادت اچھی طرح کرنے والے اور اللہ تعالی کے بندوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے والے اللہ تعالی نے یہ نہیں فرمایا کہ اللہ تعالی کی رحمت نافرمان فاسق اور ملحدوں کے قریب ہے بلکہ اللہ تعالی نے یہ فرمایا: ﴿وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ فَسَأَكْتُبُهَا لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ وَ يُوتُونَ الزَّكوةَ وَ الَّذِينَ هُمْ بِئَايَتِنَا يُؤمِنُونَ ☆الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ االنَّبِيَّ الْأُمِّيَّ﴾ "اور میری رحمت تمام اشیاپر محیط ہے تو وہ رحمت ان لوگوں کے نام ضرور لکھوں گا جو اللہ سے ڈرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں ۔جو لوگ ایسے رسول نبی امی کا اتباع کرتے ہیں' (الأعراف/١٥٦'١٥٧) یہ اطاعت الٰہی اور ترک معصیت کی وجہ سے مؤمن اور متقی بندے ہیں اللہ تعالی کے رسول محمد ﷺ کے متبع ہیں اور یہ لوگ اللہ تعالی کی رحمت کے اہل ہیں اے اللہ تعالی ہم تیری رحمت کی آرزو کرتے ہیں لہذا پل بھر ہمیں ہمارے نفس کے حوالہ نہ کر اور ہمارے تمام حالات کو درست فرمادے تیرے علاوہ کوئی معبود حق نہیں ۔ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرمایقیناً تو ہی بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے وصلی الله علی محمد وعلی آله وصحبه وسلم

۲ ۔بعض اسباب مغفرت کا ذکر

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو کہتے ہوئے سنا آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے: اے انسانوں تو جب بھی مجھ سے دعا کرتا ہے اور مجھ سے امید لگاتا ہے تو تیرے ہر طرح کے عمل کے باوجود میں تجھے بخش دیتا ہوں اور میں کوئی پرواہ نہیں کرتا ۔ اے انسانوں اگر تمہارا گناہ آسمان کی چوٹی تک پہنچ جائے پھر مجھ سے معافی طلب کروگے میں تجھے معاف کردوں گا' اے انسانوں اگر تم زمین کے برابر گناہ لے کر آؤ گے پھر مجھ سے اس حال میں ملاقات کروگے کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہوگا تو میں تیرے پاس زمین کے برابر مغفرت لیکر آؤں گا'' (اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے) اس حدیث میں عظیم بشارت عظیم رحم و کرم ہے اور بے شمار فضل واحسان' نرمی' رحمت اور کرم ہے اللہ تعالی کا یہ فرمان: ''اے انسانوں تو جب بھی مجھ سے دعا کرتا ہے اور مجھ سے امید لگاتا ہے تو تیرے ہر طرح کے عمل کے باوجود میں تجھے بخش دیتا ہوں اور میں کوئی پرواہ نہیں کرتا ۔ اے انسانوں اگر تمہارا گناہ آسمان کی چوٹی تک پہنچ جائے پھر مجھ سے معافی طلب کروگے میں تجھے معاف کردوں گا'' یعنی اتنے سارے گناہ اور اتنی ساری غلطیوں کے باوجود میں نے تجھے بخش دیا۔ صحیح حدیث میں نبی کریم ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو اپنی رغبت کا مکمل اظہار کرے اس لئے کہ اللہ تعالی کو

کوئی چیز عاجز نہیں کرسکتی'' صحیح حاکم میں جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہ کہنے لگا: ,,ہائے میرا گناہ'' دو بار یا تین بار۔تو نبی کریم ﷺ نے اس سے کہا: تم یہ دعا پڑھو'' اَللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُكَ أَوْسَعُ مِنْ ذُنُوبِي وَرَحْمَتُكَ أَرْجَى عِنْدِي مِنْ عَمَلِي'' ترجمہ (اے اللہ تیری مغفرت میرے گناہ سے زیادہ وسیع ہے اور تیری رحمت میرے نزدیک میرے عمل سے زیادہ پر امید ہے) تو اس شخص نے یہ دعا پڑھی پھر نبی کریم ﷺ نے اسے حکم دیا پھر پڑھو اس نے پھر پڑھی پھر نبی کریم ﷺ نے اسے حکم دیا پھر پڑھو اس نے پھر پڑھی پھر نبی کریم ﷺ نے اس سے کہا جاؤ اللہ تعالی نے تجھے بخش دیا'' اللہ تعالی نے مزید اس بارے میں یہ ارشاد فرمایا: ﴿وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ وَمَنْ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا اللهُ وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَى مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ﴾ ,,جب ان سے کوئی ناشائستہ کام ہو جائے یا کوئی گناہ کر بیٹھیں تو فوراً اللہ کا ذکر اور اپنے گناہوں کے لئے استغفار کرتے رہیں فی الواقع اللہ تعالی کے سوا اور کون گناہوں کو بخش سکتا ہے؟ اور وہ لوگ باوجود علم کے کسی برے کام پر اڑ نہیں جاتے'' (آل عمران/۱۳۵) اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ﴿وَمَنْ يَعْمَلْ سُوءًا أَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللهَ يَجِدِ اللهَ غَفُوراً رَحِيماً﴾ ''جو شخص برائی کرے یا اپنی جان پر ظلم کرے پھر اللہ سے استغفار کرے تو وہ اللہ کو بخشنے والا' مہربانی کرنے والا پائے گا۔'' (النساء/۱۱۰)

حسن رحمہ اللہ کا قول ہے ''استغفار زیادہ سے زیادہ پڑھو اپنے گھروں میں' اپنے دسترخوانوں پر' راہوں میں' بازاروں میں اپنی نشست گاہوں میں اور تم جہاں کہیں رہو پر تم نہیں جانتے مغفرت الٰہی کہاں نازل ہوتی ہے'' ابو ہریرہ سے مرفوعاً روایت ہے ,, دریں اثنا ایک شخص چت لیٹا ہوا ہے پھر وہ آسمان اور ستاروں کی طرف نظر دوڑاتا ہے اور وہ کہہ اٹھتا ہے مجھے یقین ہے کہ تمہارا رب ہے اور خالق ہے۔ اے اللہ مجھے بخش دے تو اللہ تعالیٰ اسے بخش دیتا ہے'' (اس حدیث کو ابن ابی الدنیا نے روایت کیا ہے) شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''سید الاستغفار ہے کہ بندہ یہ کہے ((اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّيْ لَاإِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَأَنَا عَبْدُكَ 'وَأَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ ' أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ ' أَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ ' وَأَبُوْءُ بِذَنْبِيْ ' فَاغْفِرْلِيْ فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ)) ''اے اللہ تو ہی میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود حق نہیں' تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں تیرے عہد اور وعدے پر قائم ہوں جس قدر طاقت رکھتا ہوں' میں نے جو کچھ کیا اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں اپنے آپ پر تیری نعمت کا اقرار کرتا ہوں اور میں اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں لٰہذا مجھے بخش دے اس لئے کہ تیرے سوا گناہوں کو بخشنے والا کوئی نہیں ہے ''

عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ہم لوگ ایک ہی نشست میں نبی کریم کو سو مرتبہ (رَبِّ اغْفِرْلِيْ وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الغَفُوْرُ) ترجمہ (اے میرے رب مجھے

بخش دے اور میرا توبہ قبول کر یقیناً تو توبہ قبول کرنے ولا اور بخشنے والا ہے) کہتے ہوئے شمار کرتے تھے۔(اس حدیث کو ابوداود، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے)عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنن ابوداؤد میں مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص زیادہ سے زیادہ استغفار کرتا ہے اللہ تعالی ہر فکر واندیشہ سے اسے نجات دیتا ہے اور تنگی سے آسانی عنایت کرتا اور وہ اسے اس طرح رزق عنایت کرتا ہے جس کا اسے گمان تک نہ ہو'' قتادہ رحمہ اللہ کا قول ہے: یہ قرآنِ کریم تمہاری بیماری اور اس کی دوا کی نشاندہی کرتا ہے تجھے بتادوں تمہاری بیماری گناہ ہے اور اس کی دوا استغفار ہے ایک مسنون دعا یہ بھی ہے'' اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِمَا تَعْلَمُ ، وَ أَعُوذُبِكَ مِنْ شَرِّمَاتَعْلَمُ وَاسْتَغْفِرُكَ لِمَاتَعْلَم اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوبِ ''اے اللہ اس خیر کا تجھ سے ہم سوال کرتے ہیں جسے تو جانتا ہے، اور اس شر سے ہم تیری پناہ مانگتے ہیں جسے تو جانتا ہے اور ہم مغفرت چاہتے ہیں ان باتوں سے جسے تو جانتا ہے بیشک تو ہی غیب کا جاننے والا ہے'' اور بعض لوگوں نے یہ کہا (چند عربی اشعار کا ترجمہ پیش کیا جارہا ہے)

ہم اللہ تعالی کی مغفرت چاہتے ان تمام چیزوں سے جسے اللہ جانتا ہے بد بخت وہ جس پر اللہ تعالی رحم نہ کرے۔ اللہ تعالی کتنا حلیم ہے ہر اس گنہگار پر جو اللہ تعالی سے ڈرتا نہیں باوجود اس کے اللہ تعالی اس پر حلم وشفقت کرتا ہے جو لغزشیں ہوگئی ہیں اللہ تعالی سے اس کی مغفرت طلب کرو خوشخبری ہے ان کے لئے جو ان تمام باتوں سے رک گئے جنہیں اللہ تعالی

ناپسند کرتا ہے۔خوشخبری ہے ان کے لئے جن کا باطن (اللہ) کے سامنے بہتر ہے۔خوشخبری ہے ان کے لئے جو اللہ تعالی کی منع کردہ چیزوں سے رک گئے۔

اللہ تعالی کا فرمان ہے: اے ابن آدم تم اگر میرے پاس زمین بھر گناہ لیکر آؤ گے پھر مجھ سے ملاقات اس حال میں کرو گے کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں کیا ہے تو زمین بھر میں تجھے مغفرت عطا کروں گا۔

حدیث شریف میں ''قـراب الأرض'' سے مراد زمین کے برابر یا تقریباً اس کے برابر ہے۔اللہ تعالی کا فرمان ہے: ﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَادُونَ ذَالِكَ لِمَنْ يَشَاءُ﴾ ''یقیناً اللہ تعالی اپنے ساتھ شرک کئے جانے کو نہیں بخشتا اور اس کے سوا جسے چاہے بخش دیتا ہے۔'' (النساء/ ۴۸) مسند احمد میں شداد بن اوس اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے ساتھیوں (صحابہ کرام) سے ارشاد فرمایا: اپنے ہاتھوں کو اٹھاؤ اور لا الہ الا اللہ پڑھو لہذا کچھ دیر کیلئے ہم نے اپنے ہاتھوں کو اٹھایا پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ کو رکھا اور ارشاد فرمایا: تمام تعریفیں اللہ تعالی کے لئے ہیں اے میرے اللہ تو نے مجھے اس کلمہ کے ساتھ بھیجا ہے' اور اس کا تو نے مجھے حکم دیا ہے اور اس کی بنیاد پر تو نے مجھ سے جنت کا وعدہ کیا ہے' یقیناً تو وعدہ خلافی نہیں کرتا ہے پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: خوشخبری سن لو بیشک اللہ تعالی نے تجھے بخش دیا۔

سابق الذکر انس رضی اللہ عنہ کی حدیث ان تین اسباب پر مشتمل ہے جن سے مغفرت

حاصل ہوتی ہے۔

نمبر ایک: امید کے ساتھ دعا کرنا اس لئے کہ دعا کا حکم دیا گیا ہے اور اس کی قبولیت کا وعدہ کیا گیا ہے جیسا کہ اللہ تعالی فرمان ہے: ﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾ "اور تمہارے رب کا فرمان (سرزد ہو چکا) ہے کہ مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا" (المؤمن/٦٠) اور سنن اربعہ میں نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "إِنَّ الدُّعَاءَ هُوَ الْعِبَادَةُ" ترجمہ (دعا ہی عبادت ہے" پھر نبی کریم ﷺ اس آیتِ کریمہ کی تلاوت فرمائی اور ایک دوسری حدیث میں جسے امام طبرانی نے مرفوعاً روایت کیا ہے ((کہ جس شخص کو دعا کی توفیق دی گئی اسے قبولیت کی توفیق دی گئی اس لئے کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے﴿ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾ "مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا" (المؤمن/٦٠) اور ایک حدیث میں وارد ہے ((اللہ تعالی اپنے بندے پر دعا کا دروازہ کھولنے کے بعد اس پر دعا کی قبولیت کا دروازہ بند کردے ایسا کرنے والا نہیں ہے)) لیکن وہ دعا قبولیت کے لائق ہے جب اس کے شروط مکمل ہوں اور وہ مانع قبولیت سے خالی ہو۔ بسا اوقات بعض شروط قبولیت یا آداب دعا نہ پائے جانے کی وجہ سے یا بعض مانع قبولیت کے پائے جانے کی وجہ سے دعا قبول نہیں ہوتی۔ دعا کی قبولیت کے اہم شروط حضورِ قلب اور اللہ تعالی سے قبولیت کی امید ہیں جیسا کہ امام ترمذی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

:تم دعا کی قبولیت کا یقین کر کے اللہ تعالی سے دعا کیا کرو کیونکہ اللہ بے پرواہ اور غافل قلب سے نکلی ہوئی دعا قبول نہیں کرتا ہے))اور مسند احمد میں عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً یہ قلوب بیداری اور ہوشمندی کے حامل ہیں اور بعض قلب بعض سے بیدار ہیں پس جب اللہ تعالی سے سوال کرو تو اس طرح اللہ تعالی سے سوال کرو کہ قبولیت کا تمہیں یقین ہو اس لئے اللہ رب العالمین کسی بندے کی غافل قلب سے صادر دعا قبول نہیں فرماتا))اسی لئے بندہ کو منع کیا گیا ہے کہ وہ اپنی دعا میں یہ کہے: ,,اے اللہ اگر تو چاہے تو مجھے بخش دے۔لیکن پورے یقین واعتماد کے ساتھ مانگے اس لئے کہ اللہ تعالی کو کوئی مجبور کرنے والا نہیں ہے۔اور دعا کرنے میں جلد بازی کرنے سے بھی منع کیا گیا ہے کہ اگر دعا کی قبولیت میں تاخیر ہو تو دعا کرنا ہی چھوڑ دے اور جلد بازی کو مانع قبولیت میں شمار کیا گیا ہے تاکہ بندہ اپنی دعا کی قبولیت سے ناامید نہ ہو جائے اگر چہ تاخیر ہی نہ ہو اس لئے کہ جب تک بندہ دعا میں گڑگڑاتا ہے اور قبولیت کی آرزو رکھتا ہے بغیر ناامیدی کہ تو اللہ تعالی ایسے بندہ سے محبت کرتا ہے اور ایسے بندہ کی دعا عنقریب قبول کی جاتی ہے۔

مغفرت کا دوسرا سبب استغفار ہے اگر چہ گناہ زیادہ ہو جائیں اور آسمان کی چوٹی تک پہنچ جائیں یعنی بادل تک اور کہا گیا ہے تا حد نگاہ پہنچ جائیں اور ایک دوسری روایت میں وارد ہے((اگر تم خطا کرلو اور تمہاری غلطی زمین اور آسمان کے درمیان پھیل جائے پھر اللہ تعالی

سے تم مغفرت طلب کروتو اللہ تعالی تمہیں بخش دے گا)) استغفار کہتے ہیں بخشش اور مغفرت طلب کرنے کواور مغفرت کہتے ہیں گناہوں سے ستر پوشی کے ساتھ ساتھ گناہوں کے شر سے بچنا قرآن میں استغفار کا بہت زیادہ ذکر آیا ہے کبھی تو استغفار کا حکم دیا گیا ہے جیسے اللہ تعالی کا فرمان ہے: ﴿وَاستَغفِرُو اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾ ''اللہ تعالی سے معافی مانگتے رہو یقیناً اللہ تعالی بخشنے والا مہربان ہے'' (المزمل/۲۰) اور ایسے ہی اللہ تعالی کا فرمان: ﴿وَاَنِ اسْتَغْفِرو ا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا اِلَيْهِ﴾ ,,اور یہ کہ تم لوگ اپنے گناہ اپنے رب سے معاف کراؤ پھر اسی کی طرف متوجہ رہو'' (ھود/۳) اور کبھی اللہ تعالی اہل استغفار کی مدح سرائی کرتا ہے جیسے اللہ کا فرمان ہے: ﴿وَالْمُسْتَغْفِرِينَ بِالاَسْحَارِ﴾ ''اور پچھلی رات کو بخشش مانگنے والے ہیں'' (آل عمران/۱۷) اسی طرح اللہ تعالی کا یہ فرمان: ﴿وَالَّذِينَ اِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا اَنفَسَهُم ذَكَرُوا اللهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا اللهُ ولَمْ يُصِرُّوا عَلَى مَافَعَلُوا وَ هُم يَعْلَمُونَ﴾ ''جب ان سے کوئی ناشائستہ کام ہو جائے یا کوئی گناہ کر بیٹھیں تو فوراً اللہ کا ذکر اور اپنے گناہوں کے لئے استغفار کرتے ہیں فی الواقع اللہ تعالی کے سوا اور کون گناہوں کو بخش سکتا ہے؟ اور وہ لوگ باوجود علم کے کسی برے کام پر اڑ نہیں جاتے'' (آل عمران/ ۱۳۵) اور کبھی یہ ذکر ہے کہ اللہ تعالی اس شخص کی مغفرت کرتا ہے جو اللہ تعالی سے مغفرت طلب کرے جیسے اللہ تعالی کا یہ فرمان ﴿وَمَنْ يَعمَلْ سُوءً أَوْ يَظْلِمْ نَفْسَه، ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوراً

رَحِیْماً﴾ ''جو شخص برائی کرے یا اپنی جان پر ظلم کرے پھر اللہ سے استغفار کرے تو وہ اللہ کو بخشنے والا' مہربانی کرنے والا پائے گا۔'' (النساء/١١٠) توبہ کا ذکر استغفار کے ساتھ بہت زیادہ ہے لہذا یہاں پر استغفار کا معنی ہوگا زبان سے مغفرت طلب کرنا اور توبہ کا معنی ہے دلوں اور اعضاء وجوارح سے گناہوں کو اکھاڑ پھینک دینا کبھی استغفار کا ذکر اکیلے ہوتا ہے اور اس سے مغفرت حاصل ہوتی ہے جیسا کہ اس حدیث اور دیگر اسی طرح کی حدیث میں ذکر ہوا ہے۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ مجرد استغفار سے مراد توبہ کے ساتھ استغفار مراد لیا جاتا ہے مجرد استغفار کے ساتھ ذکر ہونے والے نصوص اگر مطلق ہیں تو یہ مقید ہو جاتے ہیں آل عمران کی اس آیت کریمہ سے جس میں عدم اصرار کی شرط لگائی ہے اس لئے کہ اس آیتِ کریمہ میں اللہ تعالی نے اس شخص سے مغفرت کا وعدہ کیا ہے جو اپنے گناہوں کی مغفرت اللہ تعالی سے طلب کرتا ہے اور وہ اپنے فعل پر مصر نہیں ہے لہذا استغفار کے بارے میں تمام مطلق نصوص کو اس مقید پر محمول کیا جائیگا اور مجرد کسی شخص کا یہ دعا کرنا ((اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِی)) یا اللہ مجھے بخش دے'' یہ مغفرت کی طلب ہے اس شخص کی طرف سے دعا ہے لہذا اس دعا کا حکم بقیہ ساری دعاؤں کا ہوگا اگر اللہ تعالی چاہے تو اس کی دعا قبول فرمائے اور اسے بخش دے بالخصوص جب یہ صدا گناہوں سے خستہ دلوں سے نکلتی ہے یا کسی اوقاتِ اجابت دعا سے ٹکرا جاتی ہے جیسے صبح کے وقت یا فرض نمازوں کے بعد۔

تیسرا سبب: بخشش کے اسباب میں اہم اور اعظم سبب توحید ہے جس نے توحید کو کھو دیا اس

نے مغفرت کوکھو دیا اور جوتوحید پر قائم رہا اس نے مغفرت کے عظیم سبب کو اختیار کیا اللہ تعالی کا فرمان ہے: ﴿إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَالِكَ لِمَنْ يَّشَاءُ﴾ ''یقیناً اللہ تعالی اپنے ساتھ شرک کئے جانے کونہیں بخشتا اور اس کے سوا جسے چاہے بخش دیتا ہے۔'' (النساء/ ۴۸) اسی لئے جوشخص اللہ تعالی کے پاس زمین بھر گناہ لیکر آئیگا حدیث میں ''قراب الأرض'' سے مراد زمین بھریا تقریباً زمین کے برابر مراد ہیں اللہ تعالی اس سے زمین کے برابر مغفرت سے ملاقات کریگا لیکن یہ اللہ تعالی کی مشیت پر منحصر ہے اگر اللہ تعالی چاہے اسے بخش دے اور اگر چاہے تو اس کے گناہوں کی اسے سزا دے پھر اس کا انجام یہ ہوگا کہ وہ آگ میں ہمیشہ ہمیش نہیں رہیگا بلکہ وہ اس سے نکالا جائیگا پھر جنت میں داخل کیا جائیگا۔ (دیکھئے جامع العلوم والحکم/ ابن رجب ص ۳۴۱)

۳: ان اسباب کا بیان جن سے گناہوں کا عقاب ٹلتا ہے

شیخ الإسلام امام ابن تیمیۃ نے فرمایا: قرآن وسنت میں وارد نصوص اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ تقریباً دس اسباب ایسے ہیں جن سے بندہ کے گناہوں کا عقاب ٹل جاتا ہے۔

۱/ نمبر ایک: توبہ: اس پر تمام مسلمان متفق ہیں ﴿قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيْعاً إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيْمُ﴾ (میری جانب سے) کہدو کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر

زیادتی کی ہے تم اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ' بالیقین اللہ تعالی سارے گناہوں کو بخش دیتا ہے واقعی وہ بڑی بخشش بڑی رحمت والا ہے (الزمر/۵۳) اللہ تعالی کا فرمان ہے:

﴿ أَلَـمْ يَـعْـلَـمُـوا أَنَّ اللهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَأْخُذُ الصَّدَقَاتِ وَاَنَّ اللَّهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴾ " کیاان کو یہ خبر نہیں کہ اللہ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور وہی صدقات کو قبول فرماتا ہے اور یہ کہ اللہ ہی توبہ قبول کرنے میں اور رحمت کرنے میں کامل ہے'' (التوبۃ/۱۰۴) اللہ تعالیٰ کا مزید فرمان ہے: ﴿وَهُـوَ الَّـذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَـعْفُوا عَنِ السَّيِّئَاتِ وَيَعْلَمُ مَاتَفْعَلونَ ﴾ " وہی ہے جو اپنے بندہ کی توبہ قبول فرماتا ہے اور گناہوں سے درگزر اور جو کچھ تم کر رہے ہو سب جانتا ہے'' (الشوری/ ۲۵) اسی معنی کی دیگر آیات کریمہ بطور مثال موجود ہیں...

۲/ دوسرا سبب/ استغفار ہے: جیسا کہ صحیحین میں نبی کریم ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ((ایک بندہ سے گناہ سرزد ہو گیا تو اس نے کہا: اے میرے رب میں نے گناہ کر لیا لہذا اسے بخش دے' اللہ تعالی نے کہا میرے بندے نے جان لیا کہ اس کا ایسا رب ہے جو گناہوں کو بخشتا ہے اور اس پر گرفت بھی کرتا ہے لہذا میں نے اپنے بندہ کو بخش دیا' پھر وہ دوسرا گناہ کر بیٹھتا ہے پھر وہ کہتا ہے اے میرے رب میں نے دوسرا گناہ کر لیا ہے لہذا اسے بخش دے' تو اس کا رب کہتا ہے: میرے بندے نے جان لیا کہ اس کا ایسا رب ہے جو گناہوں کو بخشتا ہے اور اس پر گرفت بھی کرتا ہے لہذا میں نے اپنے بندہ کو بخش

دیالہذا اب جو چاہے وہ کرے' یہ بات اللہ تعالی نے تیسری یا چوتھی مرتبہ میں کہا'' صحیح مسلم شریف میں نبی کریم ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ((اگر تم گناہ نہ کرو گے تو اللہ تعالی تمہیں ہلاک کر کے ایسی قوم کو لائیگا جو گناہ کریگی پھر وہ اللہ تعالی سے مغفرت طلب کریگی پھر اللہ تعالی اسے بخش دیگا)) جیسے اللہ تعالی کا یہ فرمان: ﴿وَمَنْ يَعْمَلْ سُوءًا أَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللهَ يَجِدِ اللهَ غَفُوراً رَحِيْماً﴾ ''جو شخص برائی کرے یا اپنی جان پر ظلم کرے پھر اللہ سے استغفار کرے تو وہ اللہ کو بخشنے والا' مہربانی کرنے والا پائے گا۔'' (النساء/۱۱۰)

تیسرا سبب: گناہوں کو مٹانے والی نیکیاں: جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے: ﴿وَأَقِمِ الصَّلاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَالِكَ ذِكْرَىٰ لِلذَّاكِرِيْنَ﴾ ''دن کے دونوں سروں میں نماز قائم کر اور رات کی کئی ساعتوں میں بھی' یقیناً نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں یہ نصیحت ہے نصیحت پکڑنے والوں کے لئے'' (هود/۱۱۴) اور رسول ﷺ کا فرمان ہے: پنجوقتہ نمازیں' ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک اور ایک رمضان دوسرے رمضان تک ان کے درمیان کے گناہوں کو مٹانے والی ہیں اگر کبیرہ گناہوں سے بچا گیا'' (احمد' مسلم' ترمذی صحیح سند کے ساتھ) نبی کریم ﷺ کا یہ بھی فرمان ہے: ''جس نے رمضان کا روزہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ سے اجرو ثواب کی امید رکھتے ہوئے رکھا اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں'' (احمد'

بخاری، مسلم) نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے: جس نے رمضان کا قیام اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ سے اجر وثواب کی امید رکھتے کیا اس کے پچھلے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں (بخاری، مسلم) نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے: جس نے شب قدر کا قیام اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ سے اجر وثواب کی امید رکھتے ہوئے کیا اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں" (بخاری، مسلم) نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جس نے بیت اللہ کا حج کیا اور فسق وفجور نہ کیا وہ اپنے گناہوں سے اس دن کی طرح لوٹتا ہے جس دن اس کی ماں نے اسے پیدا کیا ہو" (متفق علیہ) نبی کریم ﷺ نے مزید ارشاد فرمایا: "کسی شخص کا اپنے اہل اور اپنے مال اور اپنی اولاد کے فتنہ میں واقع ہونا اسے نماز، روزہ، صدقہ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر مٹا دیتے ہیں" (متفق علیہ) یہ حدیثیں اور دیگر احادیث صحیح کتب صحیح میں موجود ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "صدقہ گناہوں کو ایسے مٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے" (اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور اسے حسن صحیح کہا ہے) "حسد نیکیوں کو ایسے کھا جاتی ہے جیسے آگ لکڑی کو" (اسے ابن ماجہ نے انس سے روایت کیا ہے اور سیوطی نے اس کے حسن ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے)

۴/عقاب ٹالنے کا چوتھا سبب: ایک مؤمن کا دوسرے مؤمن بھائی کیلئے دعا کرنا: جیسے مسلمانوں کا نمازِ جنازہ پڑھنا۔ عائشۃ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا :کوئی بھی میت اس پر مسلمانوں کی جماعت نماز پڑھتی ہے جن کی تعداد سو پہنچ جاتی ہے سب ملکر شفاعت کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ میت کے حق میں ان کی شفاعت کو قبول فرماتا ہے۔عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہتے ہوئے سنا آپ ﷺ نے ارشادفرمایا: جب کوئی مسلمان شخص مرجاتا ہے اوراس کی نمازِ جنازہ چالیس ایسے آدمی پڑھتے ہیں جو اللہ تعالی کے ساتھ کچھ بھی شرک نہیں کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس میت کے حق میں ان کی شفاعت قبول کرلیتا ہے (سابقہ دونوں حدیثوں کو امام مسلم نے روایت کیا ہے)یہ دعا موت کے بعد میت کے لئے ہے لہذا یہ جائز نہیں ہے کہ اس مغفرت کو ایسے مومن اور متقی پر محمول کیا جائے جو کبیرہ گناہوں سے پرہیز کرتا ہے اوراس کے صغیرہ گناہ معاف کردئے گئے ہیں اب وہ شخص ایسا ہے جو بخش دیا گیا ہے لہذا اب یہ بات جان لی گئی کہ یہ دعا میت کی مغفرت کے اسباب میں سے ہے۔

۵/ پانچواں سبب: جو میت کی نیت سے نیک اعمال کئے جائیں جیسے صدقہ وغیرہ:لہذا اس عمل سے میت کو فائدہ پہنچتا ہے صحیح صریح سنت اور اتفاق ائمۃ کی روشنی میں ۔اسی طرح غلام کو آزاد کرنا، حج کرنا بلکہ بخاری ومسلم میں نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشادفرمایا:((جو شخص فوت ہوجائے اوراس پر روزہ ہوتو اس کی طرف سے اس کا ولی روزہ رکھے اسی طرح کی دلیل صحیح حدیث میں نذر کے روزہ کے بارے میں دوسرے طریق سے

وارد ہے۔اور یہ جائز نہیں ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے مخالف کہا جائے۔اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:﴿وَ اَنْ لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی﴾ ''اور یہ کہ ہر انسان کے لئے وہی ہے جس کی کوشش خود اس نے کی'' (النجم/۳۹) دو اعتبار سے

پہلی توجیہ یہ کہ: متواتر نصوص اور امت کے علماء سلف سے ثابت ہیکہ مؤمن کو ان چیزوں سے بھی فائدہ پہنچتا ہے جن میں اس کے سعی اور کوشش کا عمل دخل نہیں ہوتا جیسے کہ فرشتوں کا ان کے لئے دعا اور استغفار کرنا ' اور مومنوں کا دعا اور استغفار کرنا جیسے نمازِ جنازہ پڑھنے والوں اور قبر کی زیارت کرنے والوں کا میت کے لئے دعا کرنا۔

دوسری توجیہ: ظاہر آیت کریمہ سے صرف اس بات کا پتہ چلتا ہے میت کو اس کی کوشش کا ثمرہ اور پھل ملتا ہے اور یہ حق ہے اس لئے کہ وہ بس مالک اور مستحق ہے صرف اپنی ذاتی کوشش کا' جہاں تک سوال دوسروں کی کوششوں کا نہ تو وہ اس کا مالک ہے اور نہ حقدار ہے لیکن یہ اس بات کے ہرگز مانع نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے فائدہ پہنچائے اور اس پر رحم کرے جیسا کہ اللہ تعالی اپنے بندے کا ہمیشہ انسان کے ایسے اسباب کی بیناد پر اس پر رحم کرتا رہتا ہے جو اس کی مقدور کے باہر ہوتی ہے۔اللہ سبحانہ تعالیٰ اپنی حکمت اور رحمت سے ایسے اسباب کی وجہ اس پر رحم کرتا ہے جسے بندہ نے کیا ہے تا کہ ان اسباب کے کرنے والے کو بھی اس کا بدلہ دے لہذا سبھوں پر رحم کرتا ہے۔جیسا کہ صحیح حدیث میں نبی کریم ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ((جب کوئی شخص اپنے بھائی کیلئے دعا

کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس وجہ سے ایک فرشتہ موَکل کر دیتا ہے کہ جب جب وہ اپنے بھائی کیلئے دعا کرتا ہے تو موَکل یہ فرشتہ کہتا ہے آمین تجھے بھی اللہ تعالیٰ ایسے عطا کرے)) (مسلم) جیسا کہ صحیح حدیث میں نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے: کہ آپ ﷺ نے ارشادفرمایا: ((جس نے کسی جنازہ پر نمازِ جنازہ پڑھی اس کے لئے ایک قیراط ہے اور جو جنازہ کے ساتھ گیا یہاں تک کہ اسے دفن کر دیا جائے اس کے لئے دو قیراط ہے ان دو میں چھوٹا قیراط احد پہاڑ کے برابر ہے)) (بخاری) نتیجۃً اللہ تعالیٰ نماز جنازہ پڑھنے والے پر میت کے لئے دعا کرنے کی وجہ سے اس پر رحم کرتا ہے اور میت پر بھی اس زندہ شخص کی دعا کی وجہ سے رحم کرتا ہے ۔

٦/ چھٹا سبب: قیامت کے دن گنہگاروں کے لئے نبی کریم ﷺ اور دیگر لوگوں کا شفاعت کرنا۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ سے حدیث شفاعت تواتر کے ساتھ مروی ہے اور صحیح حدیث میں نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے: ((میری امت کے اہل کبائر کیلئے میری شفاعت ہوگی)) (احمد، ابوداوٗد، ابن حبان، حاکم) اور نبی کریم ﷺ کا فرمان ((مجھے میری آدھی امت کو جنت میں داخل کئے جانے اور شفاعت کے درمیان اختیار دیا گیا تو میں نے شفاعت کو اختیار کیا (احمد) اس لئے شفاعت عام اور اکثر ہے تمہارا کیا خیال ہے کیا یہ متقیوں کے لئے ہے؟ نہیں۔ لیکن یہ گنہگاروں اور گناہوں میں لت پت لوگوں کیلئے ہے۔

٧/ ساتواں سبب: وہ مصیبتیں جن سے اللہ تعالیٰ اس دنیا میں خطاؤں کو مٹاتا ہے: جیسا کہ

صحیحین میں نبی کریم ﷺ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ((مؤمن کو نہیں پہنچتا ہے کوئی تکان، بیماری، ہم وحزن غم اور تکلیف حتیٰ کہ کانٹا بھی چبھتا ہے مگر اللہ تعالیٰ ان چیزوں سے اس کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے))

۸/ آٹھواں سبب: قبر میں جو فتنہ، تنگی اور خوف وہراس حاصل ہوتا ہے یہ وہ چیزیں ہیں جن سے گناہیں مٹائی جاتی ہیں۔

۹/ نواں سبب: قیامت کی ہولنا کیاں اس کی کرب واندوہ اور اس کی سختیاں۔

۱۰/ دسواں سبب: اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کا درگذر اور اس کی مغفرت بندوں کی طرف سے کوئی اسباب اختیار کئے بغیر۔ (مجموع فتاویٰ ابن تیمیۃ جلد ۷ صفحہ ۴۸۷، ۵۰۱)

۴/ رمضان المبارک میں مغفرت کے اسباب

ماہ رمضان میں مغفرت اور بخشش کے اسباب زیادہ ہوجاتے ہیں درج ذیل سطور میں مغفرت کے چند اسباب ذکر کئے جاتے ہیں:

۱- ماہ رمضان کا روزہ: نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے: جس نے رمضان کا روزہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ سے اجر وثواب کی امید رکھتے ہوئے رکھا اس کے پچھلے تمام گناہ بخش دئے جاتے ہیں (بخاری، مسلم)

۲- ماہ رمضان میں قیام کرنا یعنی نمازِ تراویح یا تہجد کی نماز پڑھنا: نبی کریم ﷺ فرمان ہے: جس نے رمضان کا قیام اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ سے اجر وثواب کی

امید رکھتے ہوئے کیا اس کے پچھلے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں (بخاری، مسلم)

۳-شبِ قدر میں قیام کرنا یہ رمضان کے آخری دس دنوں میں وہ مبارک راتیں ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم نازل کیا اور اسی رات میں ہر محکم امر کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے: جس نے شب قدر کا قیام اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ سے اجر و ثواب کی امید رکھتے ہوئے کیا اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے گئے" (بخاری، مسلم)

۴-روزہ داروں کو افطار کرانا: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس ماہ میں روزہ دار کو افطار کرائیگا وہ اس کے گناہوں کے مغفرت کا سبب اور آگ سے اس کے گردن کی آزادی کا سبب ہوگا۔ (ابن خزیمہ، بیہقی)

۵-غلاموں اور نوکروں کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرنا: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے غلام پر تخفیف اور نرمی کریگا اللہ تعالیٰ اسے بخش دیگا اور اسے آگ سے آزاد کر دیگا"

۶-ذکر الٰہی: حدیث مرفوع میں ذکر ہے"رمضان میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا بخشا ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ سے مانگنے والا خائب خاسر نہیں ہوگا" (طبرانی، بیہقی)

۷-استغفار: حالتِ صیام میں افطار کرتے وقت اور سحری کھاتے وقت اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرنا اور دعا کرنا۔ روزہ دار کی دعا حالتِ صیام میں اور افطار کے وقت مستجاب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دعا کرنے کا حکم دیا ہے اور اسے قبول کرنے کی ذمہ داری بھی لی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِيٓ أَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾''اور تمہارے رب کا فرمان (سرزد ہوچکا) ہے کہ مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعا قبول کروں گا ''(المؤمن/٦٠) حدیث میں وارد ہے'' تین شخص ایسے ہیں جن کی دعا لوٹائی نہیں جاتی ہے ان میں سے ایک روزہ دار ہے یہاں تک کہ افطار کر لے''(احمد' ترمذی نسائی' ابن ماجہ)ایک دوسری حدیث میں وارد ہے''روزہ دار کیلئے افطار کے وقت ایسی دعا کی گھری ہے جولوٹائی نہیں جاتی'' (ابن ماجہ)

لہذا مسلمانوں کو چاہیئے کہ تمام اوقات میں ذکر' دعا اور استغفار زیادہ سے زیادہ کریں۔ بالخصوص رمضان المبارک میں حالتِ صیام میں اور افطار وسحری کے وقت اور رات کے آخری حصہ میں نزول الٰہی کے وقت۔ اللہ کے رسول محمد ﷺ نے ارشاد فرمایا:''ہمارا رب تبارک وتعالیٰ ہر رات جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہتا ہے سماءِ دنیا پر نازل ہوتا ہے اور فرماتا ہے: مجھے کون پکارے گا کہ میں اس کی دعا پر لبیک کہوں اور کون مجھ سے سوال کریگا کہ میں اسے عطا کروں' اور کون مجھ سے مغفرت طلب کرے گا کہ میں اسے بخش دوں ''(مسلم)

٨-فرشتوں کا روزہ دار کیلئے اس وقت تک دعا کرتے رہنا یہاں تک کہ وہ افطار نہ کر لے جیسا کہ ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کی اس حدیث میں ہے جس کا ذکر پیچھے گذر چکا ہے اور اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

جب رمضان المبارک میں اسبابِ مغفرت کی کثرت ہے اگر ایسی حالت میں بھی کسی شخص سے یہ مہینہ ضائع ہوجائے اس سے بڑا بدنصیب اور کون ہوسکتا ہے اگر کسی شخص کی مغفرت اس مہینہ میں نہ ہوتو اس کی مغفرت کب ہوگی؟ اور جس کی دعا شبِ قدر میں رد کردی گئی تو اس کی دعا کب قبول ہوگی؟ اور جس شخص نے اپنی اصلاح رمضان میں نہ کی تو وہ اپنی اصلاح کب کریگا؟

۵/ پچھلے اور اگلے گناہوں کو مٹانے والی خصلتیں۔

جیسا کہ اس کا ذکر حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کی کتاب بخاری کی شرح فتح الباری میں درج ذیل عنوان سے آیا ہے۔

۱- ناپسندیدگی کے باوجود سخت ٹھنڈک میں اچھی طرح وضو کرنا۔

(اس حدیث کو ابوبکر بن ابی شیبہ، نسائی کے شیخ ابوبکر بن ابی شیبہ احمد بن علی المروزی اور بزار نے اپنی مسند میں اسے روایت کیا ہے۔ گرچہ اس حدیث کی اصل صحیحین میں موجود ہے لیکن صحیحین کی روایت میں لفظ ''وماتأخر'' موجود نہیں ہے۔

۲- اذان کے بعد '' رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبّاً وَبِالإِسْلاَمِ دِيْناً وَ بِمُحَمَّدٍ ﷺ نَبِيّاً '' کہنا۔

اسے ابوعوانہ اسفرائینی نے اپنی مستخرج علی صحیح المسلم میں روایت کیا ہے۔ اور اسے مسلم ، ابوداؤد ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے لیکن ان کے یہاں ''وماتأخر'' کا لفظ موجود نہیں ہے۔

۳-کتاب کے مؤلف نے صلاۃ التسبیح تیسرا مغفرت کے اسباب میں ذکر کیا ہے لیکن اسے اس وجہ سے چھوڑ دیا گیا ہے کہ اہل علم نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۴-امام کے پیچھے آمین کہنا اور اس میں فرشتوں کی موافقت کرنا۔(اسے ابن وہب نے اپنی مصنف میں روایت کیا ہے' اور مسلم نے اس کی تخریج کی ہے اور ابن ماجہ نے بغیر ''وما تأخر'' کے روایت کیا ہے۔

۵-چاشت کی نماز: اللہ تعالی پر ایمان لاتے ہوئے اور اس سے اجر وثواب کی امید رکھتے ہوئے۔آدم بن ایاس نے کتاب الثواب میں اسے روایت کیا ہے جس کی سند ضعیف ہے

٦-جمعہ کی نماز کے بعد سورہ فاتحہ' سورہ اخلاص' سورہ الفلق' اور سورہ الناس تین تین بار پڑھنا اس مسئلہ میں ضعیف سند کے ساتھ ابوالأسعد القشیری اور ابن ابی شیبہ نے اپنی مصنف میں حدیث روایت کی ہے۔

۷-۸-۹-ماہ رمضان کا روزہ ماہ رمضان کی تراویح اور شبِ قدر کا قیام ایمان اور احتساب کے ساتھ رکھنا۔(احمد' نسائی' مسلم' بغیر وما تاخر کے ذکر کے)

۱۰-یوم عرفہ (۹) ذی الحجہ کا روزہ غیر حاجیوں کے لئے۔مسلم اور دیگر محدثین نے اس لفظ کے ساتھ روایت کیا ہے ((یکفر السنة الماضية والمستقبلة)) یعنی گذشتہ اور آئندہ کے گناہوں کا کفارہ ہے۔

۱۱-حج کی نیت کرنا مسجد اقصی سے مسجد حرام تک (اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے اور بیہقی

نے شعب الإیمان میں روایت کیا ہے اور بخاری نے تاریخ الکبیر میں بغیر ''وماتأخر کے ذکر کے''

۱۲-حج مبرور جو اخلاص اور سنت کی موافقت پر مبنی ہو اور جس میں حاجی دوران حج گناہ کا کام نہ کرے۔ اسے ابونعیم نے الحلیۃ میں اور ابوعبداللہ بن مندہ نے اپنی امالی میں اور احمد بن منیع نے اپنی مسند میں اور ابویعلی نے اپنی مسند الکبیر میں روایت کیا ہے۔

۱۳-سورہ حشر کی آخری دو آیتیں پڑھنا آیت نمبر ۲۲ سے ۲۴ تک (اسے ابواسحاق الثعلبی نے اپنی تفسیر میں روایت کیا ہے)

۱۴-'' سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ '' سو مرتبہ پڑھنا (اسے ابوعبداللہ محمد بن حیان نے فوائد الأصفہانیین میں روایت کیا ہے

۱۵-لڑکے کو قرآن کریم کی تعلیم دینا (ابوبکر بن لال نے مکارم الأخلاق میں روایت کیا ہے۔

۱۶-چالیس قدم اندھے کی رہنمائی کرنا: (ابوعبداللہ بن مندہ نے اپنی امالی میں تخریج کی ہے اور اسے غریب کہا ہے اور امام احمد ابن معین اور ابوداؤد نے اس حدیث کے رواۃ کو ثقہ کہا ہے

۱۷کسی-مسلم کی قضائے حاجت کے لئے کوشش کرنا خواہ وہ حاجت پوری ہو یا نہ ہو (اسے ابوعبداللہ بن محمد نے روایت کیا ہے)

۱۸-ملاقات کے وقت مصافحہ کرنا اور نبی کریم ﷺ پر درود پڑھنا (اسے الحسن بن سفیان اور ابو یعلی الموصلی نے اپنی اپنی مسند میں اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۱۹-کھانا کھانے بعد یہ دعا پڑھنا: '' اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ هٰذَا الطَّعَامَ وَ رَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَ لَا قُوَّةَ ' 'تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں یہ کھانا کھلایا اور عطا کیا بغیر میری کسی طاقت اور قوت کے (اسے ابوداؤد نے سنن میں بسند حسن روایت کیا ہے)

۲۰-حالت اسلام میں نوے سال کی عمر پانا (گذارنا) (اسے محدثین کی ایک جماعت نے صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کی ایک جماعت سے روایت کیا ہے اور یہ مشہور بھی ہے اور اس کے شواہد بھی ہیں۔ یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عنایت کرتا ہے وہ بڑی فضل والا ہے جسے اللہ دے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جسے اللہ نہ دے اسے کوئی دینے والا نہیں پس اللہ تعالیٰ کے لئے حمد وشکر اور ثنا ہے جتنا کہ ہم شمار نہ کرسکیں۔ (مجموعۃ الرسائل المنبریۃ جلد ا صفحہ ۲۵۷-۲۶۶)

اس کتابچہ کو ترجمہ کیا ہے محمد فرقان عبدالحفیظ داعیۃ مکتب جالیات الروضۃ رابطہ نمبر ۲۴۹۲۷۲۷ ریاض سعودی عرب

مراجع ومصادر

۱-مجموع فتاوی شیخ الإسلام ابن تیمیۃ۔
۲-الجواب الکافی لمن سأل عن الدواء الشافی مؤلف ابن قیم۔
۳-تفسیر الشیخ عبدالرحمٰن بن سعدی۔
۴-الهدایۃ لأسباب السعادۃ ۔مؤلف
۵-رسالۃ رمضان ۔مؤلف۔
٦-جامع العلوم والحکم ابن رجب۔
۷-مجموعۃ الرسائل المنیریۃ مؤلف محمد بن منیر الدمشقی۔